بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ فتح مکہ کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ی 8/ اگست 2025ء (۸/ ظہور ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو۔کے۔

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

جلسے سے پہلے فتح مکہ کے واقعات کا ذکر ہو رہا تھا۔ مَیں نے بعض شدید مخالفین کے قبولِ اسلام کا ذکر کیا تھا۔ ان میں سے چند اور بھی ہیں۔

وحشی بن حرب نے جنگِ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اور فتح مکہ کے بعد یہ طائف بھاگ گیا، جب اہلِ طائف نے اسلام قبول کیا تو یہ آیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آپؐ نے اس کے قبولِ اسلام پر اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے یہ ممکن ہے کہ تم مجھ سے اپنا چہرہ چھپا لو۔ پھر جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب نے بغاوت کی تو وحشی نے اس خیال سے مسیلمہ کے خلاف قتال میں حصہ لیا تاکہ حضرت حمزہؓ کے قتل کا داغ دھویا جاسکے۔ دورانِ جنگ وحشی نے اپنی برچھی سے حملہ کر کے مسیلمہ پر وار کیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔

اسی طرح عمرو بن ہاشم کی لونڈی سارہ بھی تھی جو مغنیہ تھی۔ فتح مکہ سے قبل اس نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے امداد کی درخواست کی تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ تمہارے گیتوں کو کیا ہوا؟ اس پر اس نے کہا کہ غزوہ بدر میں سردارانِ قریش کے مارے جانے کے بعد سے اہلِ مکہ نے گانے سننے بند کر دیے ہیں، اس پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اسے ایک اونٹ غلہ عطا فرمایا۔ مگر یہ اسلام مخالف ہجویہ گیت گانے سے باز نہ آئی، یہ وہی عورت تھی جس کے پاس حضرت حاطب کا خط ملا تھا۔ اس نے اسلام قبول کیا اور حضرت عمرؓ کی خلافت تک زندہ رہی۔

اسی طرح ایک ابن خطل کی لونڈی فرتنہ تھی یہ بھی آپ کے بارے میں ہجویہ اشعار گاتی تھی اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

حارث بن ہشام مکے کا ہر دلعزیز رئیس تھا، ابو جہل کا باپ کی طرف سے بھائی تھا، حضرت خالدؓ کی بہن اس کی بیوی تھی۔ فتح مکہ کے موقعے پر یہ اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ حضرت ام ہانیؓ کے گھر داخل ہو گئے۔ حضرت ام ہانیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں مَیں نے پناہ دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ چند روز بعد یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ شہادت پڑھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ حارث! تم جیسا انسان کیسے اسلام سے دُور رہ سکتا تھا۔ حارث نے جواب دیا بخدا! اسلام سے دُور رہنا ممکن نہ تھا۔

اسی طرح سہیل بن عمرو کا قبولِ اسلام کا واقعہ ہے، یہ حدیبیہ کا معاہدہ کرنے کے لیے قریش کی جانب سے آیا بھی تھا۔ وہ خود کہتے ہیں کہ جب فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے غلبہ پا لیا تو مَیں نے خود کو گھر میں بند کر لیا اور اپنے بیٹے کو محمد ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ وہ میرے لیے امان طلب کرے۔ آنحضور ﷺ نے انہیں پناہ دی اور فرمایا کہ سہیل جیسا صاحبِ عقل و شرف زیادہ دیر اسلام سے دُور نہیں رہ سکتا۔ جب سہیل کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ محمد (ﷺ) بچپن میں بھی احسان کرنے والے تھے اور اس عمر میں بھی۔ غزوہ حنین میں یہ مشرک ہونے کی حالت میں شریک ہوئے اور غزوہ حنین سے واپسی پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ لکھا گیا ہے کہ فتح مکہ پر سرداران قریش میں سے اسلام قبول کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ نماز روزے کے پابند اور صدقہ دینے میں سہیل سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا۔ کثرت سے گریہ و بکا کرنے والے تھے قرآن پڑھتے وقت اکثر رویا کرتے تھے۔

سہیل بن عمرو کا ایک اور کارنامہ بیان کیا جاتا ہے کہتے ہیں سہیل قریش کے زبردست خطیب بھی تھے۔ یہ غزوہ بدر میں کافر ہونے کی حالت میں مسلمانوں کے قیدی بنے انہوں نے اپنے ہونٹوں پر نشان بنا رکھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے سامنے والے دو دانت نکلوا دیں جہاں اس نے نشان بنائے ہوئے ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبھی بھی خطاب کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ اس کے دانت نکال دیں منہ میں دانت نہیں ہوں گے تو بولا نہیں جائے گا ٹھیک طرح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر اسے چھوڑ دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ تم اس کی تعریف کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کو سزا دلوانا چاہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں کچھ نہیں کہنا۔ ایک موقع آئے گا جب یہ اس مقام پر کھڑا ہو گا اور ایسی باتیں کرے گا کہ تم اس کی تعریف کرو گے۔ بہر حال یہ کہتے ہیں کہ یہ مقام اس وقت آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مکہ والے متزلزل ہو گئے۔ جب قریش نے اہل مکہ کو مرتد ہوتے دیکھا اور حضرت عتاب بن

اسید امویؓ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اہل مکہ پر امیر مقرر تھے وہ چھپ گئے ایسی خراب حالت ہو گئی تو اس وقت حضرت سہیل بن عمروؓ خطاب کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور کہا اے قریش کے گروہ۔ تم آخر میں اسلام لائے ہو۔ آخر میں اسلام لا کر سب سے پہلے ارتداد اختیار کرنے والے نہ بننا۔ خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلے گا جس طرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔ اس طرح آپ نے یعنی سہیلؓ نے ایک طویل خطاب کیا چنانچہ اس خطاب نے مکہ والوں کے دلوں پر اثر کیا اور وہ رک گئے۔ حضرت عتاب بن اسیدؓ جو چھپ گئے تھے وہ بھی بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔

پھر حضرت عتبہ اور معتب کا قبول اسلام اس بارے میں لکھا ہے کہ حضرت عباس سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ نے ابو لہب کے بیٹے عتبہ اور معتب کے متعلق دریافت فرمایا میں نے کہا وہ دیگر مشرکین کی طرح کنارہ کش ہیں۔ آپ ﷺ کے ارشاد پر حضرت عباس انہیں لے آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور دونوں نے بیعت کر لی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے ان کے ہاتھ پکڑے اور انہیں ملتزم پر لے آئے جو حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ ہے جس سے لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور کچھ دیر دعا مانگی پھر واپس تشریف لے آئے۔ خوشی آپ ﷺ کے چہرے پر دیکھی جا سکتی تھی۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ آپؐ کو خوش رکھے میں آپؐ کے چہرے پر خوشی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے چچا کے دو بیٹوں کو اپنے رب سے مانگا تھا تو اس نے مجھے یہ عنایت کر دیئے۔

پھر صفوان بن امیہ کا قبول اسلام ہے صفوان بن امیہ مکہ کے رئیس امیہ بن خلف کا بیٹا تھا۔ غزوہ بدر کے بعد اس نے نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش بھی کی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت عمیر بن وہبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کے لئے امان کی درخواست کی جسے آپ ﷺ نے منظور فرما لیا۔ صفوان، رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اس نے کہا میں ابھی اسلام قبول کرنا نہیں چاہتا اور مہلت چاہی۔ جب آپؐ نے غزوہ طائف اور حنین کے بعد مال غنیمت تقسیم فرمایا تو صفوان اس گھاٹی کو جو بھیڑ بکریوں سے بھری ہوئی تھی تعجب سے دیکھ رہے تھے آپ ﷺ نے اس کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ یہ گھاٹی اور اس میں جو کچھ ہے سب کچھ تمہارا ہے۔ لے جاؤ اسے۔ صفوان نے ان کے سارے اموال پر قبضہ کر لیا اور کہا جس عمدہ طریقے پر نبی کا نفس سخاوت کرتا ہے اس طرح کوئی بھی نہیں کر سکتا اور اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔

حضورِ انور نے فرمایا فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کرنے والے ان رؤوسائے مکہ کی اکثریت نے بعد میں اپنی زندگیوں میں ایک زبردست روحانی انقلاب پیدا کیا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے زمانہ خلافت میں مکہ تشریف لائے تو شہر کے بڑے بڑے رؤوسا اس خیال سے کہ ہم پھر اپنی گم گشتہ عزت کو حاصل کر سکیں، آپؓ سے ملنے کے لئے آئے۔ ابھی وہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ مجلس میں یکے بعد دیگرے اول الایمان غلام آتے چلے گئے جب یہ پرانے ایمان لانے والے آتے تو آپؓ ان رؤوساء کو کہتے ذرا پیچھے ہٹ جاؤ ان کو آگے بیٹھنے دو حتی کہ پیچھے ہٹتے ہٹتے رؤوساء کو جوتیوں میں بیٹھنا پڑا۔ وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور اٹھ کر باہر چلے گئے۔ باہر نکل کر وہ ایک دوسرے سے شکایت کرنے لگے کہ دیکھو آج ہماری کیسی ذلت اور رسوائی ہوئی ہے۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان بولا کہ اس میں حضرت عمرؓ کا تو کوئی قصور نہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کا قصور تھا جس کی آج ہمیں سزا ملی اس کی یہ بات سن کر دوسرے کہنے لگے کہ کیا اس ذلت کے داغ کو دور کرنے کا کوئی ذریعہ بھی ہے؟ اس پر سب نے آپس میں مشورہ کیا اور حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ غلبۂ رقت کی وجہ سے بول بھی نہ سکے صرف آپؓ نے ہاتھ اٹھایا اور شمال کی طرف انگلی سے اشارہ کیا جس کا یہ مطلب تھا کہ شمال میں یعنی شام میں بعض اسلامی جنگیں ہو رہی ہیں اگر تم ان جنگوں میں شامل ہو جاؤ تو ممکن ہے کہ اس کا کفارہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے اٹھے اور جلد ہی ان جنگوں میں شامل ہونے کے لئے چل پڑے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ رئیس زادے جتنے تھے ان میں سے ایک شخص بھی زندہ واپس نہیں آیا سب اسی جگہ شہید ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنے خاندانوں کے نام پر سے داغ ذلت کو مٹا دیا۔

فتح مکہ کے فوراً بعد حضور اکرم ﷺ نے کفار کے بتوں کے مقامات کو منہدم کرنے کا حکم فرمایا تا کہ لوگوں کے دلوں سے ان بتوں کا فرضی خوف ختم کیا جا سکے۔

حضور انور نے فرمایا کچھ تھوڑے سے واقعات جو ہیں انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

آخر پر حضور انور نے دو مرحومین مکرم چودھری عبد الغفور صاحب ابن چودھری غلام قادر صاحب جام شورو حیدر آباد اور مکرم محمد علی صاحب کرتارپور فیصل آباد کی کا ذکر خیر فرمایا، مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی اور نمازہائے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔